Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 17
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
پیر 8جون 1998ء 12صفر المظفر 1419ہجری 8احسان 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 120

اطاعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء)

جماعتی نظام میں اطاعت کی روح پیدا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اہم ارشادات

سچے دل سے اطاعت کی جائے تو دل میں نور اور روح میں لذت آتی ہے

اطاعت اور باہمی محبت ہی انقلاب عظیم پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے

مورخہ 5۔جون 1998ء کو بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 5۔جون 1998ء۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جماعت کو اطاعت پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی۔ حضرت صاحب کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر سیٹلائٹ روابط کے ذریعے دنیا بھر میں بیت الفضل لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور ساتھ ساتھ 6 دیگر زبانوں میں رواں تراجم بھی نشر کئے گئے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم کی آیت نمبر 7 کے حوالے سے فرمایا کہ جماعتی کارکنوں میں معتمد کا درجہ یہ ہے کہ وہ اپنے امیر کے تابع ہو کر کام کرے۔ اسے از خود کوئی حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ وہ فرشتوں کے مقام کا حامل ہے جو اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو کہتے ہیں اللہ کی طرف سے کہتے ہیں۔ یہی معتمد کا کام ہے اگر اس کو بالا ہستی کا حکم نہ ملا ہو تو اس کے اپنے حکم کی کوڑی کی بھی حیثیت نہیں ہوتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس مسئلے کی حضرت بانی سلسلہ نے نہایت احسن رنگ میں تشریح فرمائی ہے اور تمام جسمانی نظام اور سیاسی نظاموں کو زیر بحث لا کر بات اس طرح گہرائی کے ساتھ واضح کر دی ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے تمام انسانی جوارح کی ملائکہ سے مثال دی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر دماغ کے احکام پر جسمانی اعضاء عمل نہ کریں تو سارا جسمانی نظام بے کار ہو جاتا ہے۔ دماغ کے اندر جو اولوالامر بیٹھا ہے وہ سارے جسم کو احکام دیتا ہے اور اس کی اطاعت سے انحراف سارے جسم کو فالج کا شکار کر دیتا ہے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے لحاظ سے امراء معتمد ہیں۔ میں نے بارہا ان کو کہا ہے کہ جو پیغام جس کسی کو پہنچانا ضروری ہے وہ ضرور پہنچائیں اگر وہ پیغام نہ پہنچا تو جماعتی نظام میں فالج کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ ایک بھی بیماری اگر جماعت کو لگ جائے تو جماعت کا کیا حال ہوگا۔ یہ خوف تقویٰ کا خوف ہے حضرت صاحب نے فرمایا اس کا علاج بھی تقویٰ ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ دنیاوی حکمران اگر مذہب میں مداخلت نہ کرے تو اس کا ہر حکم ماننا فرض ہے چاہے وہ ظالم یا حد سے گذرنے والا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صورت میں اطاعت لازم ہے۔ دنیاوی اولوالامر کی بات جب روحانی بادشاہ کے حکم سے ٹکرائے تو پھر اس کی اطاعت فرض نہیں۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات سنائے جن میں درج ہے کہ اطاعت ایسی چیز ہے جو سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں نور اور روح میں لذت اور روشنی آتی ہے۔ یہ بات اطاعت کرنے والے کے سوا دوسرے کو سمجھ نہیں آسکتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس لئے مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے۔ اطاعت میں دل کی تمناؤں کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ توحید کے بڑے بڑے دعوے کرنے والوں کے سینے کے اندر بت رکھے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہوائے نفس ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں میں بت بن سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر اطاعت کو چھوڑ کر اختلاف ہوا اور پھوٹ پڑ گئی تو ترقی رک جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرشتوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایسی اطاعت اور باہمی محبت ہی وہ چیز ہے جو انقلاب عظیم برپا کرنے کے قابل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس پر قائم رکھے۔ آمین۔

تابکاری سے بچنے کا نسخہ

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جمعہ میں تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فھو الشافی۔

نمبر1 Radium Bromide CM
نمبر2 Carcinosim CM

ایک ہفتہ نمبر1 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔ (ناظر امور عامہ)

قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ 5۔جولائی اتوار صبح 8 بجے شروع ہوگی جس میں صرف بیس نمائندے شامل ہوں گے مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے ضلع سے صرف دو دو نمائندے انتخاب کر کے ہمیں اطلاع دیں نمائندے پڑھے لکھے اور قرآنی ٹیچر بننے کے خواہش مند ہوں اور واپس جا کر دوسروں کو پڑھانے کا وعدہ فرمائیں

1۔ لاہور۔ 2۔ نارووال۔ 3۔ سیالکوٹ۔ 4۔ گوجرانوالہ۔ 5۔ شیخوپورہ۔ 6۔ فیصل آباد۔ 7۔ سرگودھا۔ 8۔ منڈی بہاؤالدین۔ 9۔ جھنگ۔ 10۔ اوکاڑہ۔

نمائندے اپنے امیر ضلع سے تعارفی خط لے کر آئیں گے۔ (ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن)

برائے توجہ خدام الاحمدیہ

○ (ارشادات حضرت مصلح موعود)

"پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے وہ اب وعدے لکھوائیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆-☆-☆-☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہو گا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 27۔مارچ 1998ء بمطابق 27 امان 1377ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ آلِ عمران کی آیت 160 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج اس آیت کی تلاوت اس لئے کی جا رہی ہے کہ آج ربوہ میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے اور ان کی خواہش تھی کہ حسب سابق میں براہ راست ان کی مجلس شوریٰ سے خطاب کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس شوریٰ بغیر کسی روک کے، یعنی روک تو تھی مگر بغیر کسی انقطاع کے، میری غیر حاضری میں اسی طرح جاری رہی ہے۔ اگرچہ دقتیں تھیں اور ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک رہیں مگر مجلس شوریٰ ہر سال ضرور منائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تقاضے اس کی روح کے ساتھ پورے کئے گئے ہیں۔ اگرچہ بعینہ وہی شکل نہیں ہے جو میرے وہاں ہوتے ہوئے ہوا کرتی تھی مگر تبدیلی حالات کے ساتھ کچھ شکل کی تبدیلی بھی ضروری تھی جو اختیار کی گئی۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ بارہا تلاوت کر چکا ہوں۔ نہ صرف پاکستان کی مجلس شوریٰ کے موقع پر بلکہ دیگر ممالک کی مجالس شوریٰ کے موقع پر بھی انہی آیات کی اکثر تلاوت ہوتی رہتی ہے لیکن ہر دفعہ غور پر کچھ نہ کچھ ایسا مضمون سجھائی دیتا ہے جس کی طرف پہلے خیال نہیں گیا تھا لیکن مجھے چونکہ پوری طرح یاد نہیں کہ پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور نکتے بھی سمجھائے گا جو اس آیت سے تعلق رکھتے ہیں، میں مختصر تبصرہ کرتا ہوں۔

(-) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ چونکہ تو رحمت ہے (-) مطلب ہے اللہ کی رحمت کی وجہ سے مگر اصل میں رحمت کا اشارہ آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی طرف ہے۔ (-) جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد و پیش میں تھے پھر جنہوں نے بعد میں آنا تھا میرے نزدیک لنتَ لھم کا فعل ان سب پر واقع ہو رہا ہے۔ کیونکہ آپ رحمت صرف عربوں کے لئے تو نہیں تھے، آپ رحمت صرف ان کے لئے تو نہیں تھے جو غیر عرب تو تھے مگر آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ رحمت کا لفظ واضح طور پر یاد دلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا تھا۔ تو جس نے سارے جہان کو ایک رسی میں باندھنا ہو، جس نے کل جہان کو جو اس وقت موجود تھا یا جس نے بعد میں دریافت ہونا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جھنڈے تلے اکٹھا کرنا تھا جو خدا نے آپ کے ہاتھ میں تھمایا تھا اس کے لئے لنتَ لھم کی صفت انتہائی ضروری تھی کیونکہ اگر اکٹھا کرنے والے کو ان سے جن کو وہ اکٹھا کرنا چاہتا ہے بے حد پیار اور محبت نہ ہو تو وہ اکٹھا نہیں کر سکتا۔ پس آپ کا اکٹھا کرنے کا فعل چونکہ اس زمانے تک محدود نہیں تھا اس لئے لنتَ سے متعلق ہمیں لازماً یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر زمانے کے انسان سے محبت رکھتے تھے اور ہر زمانے کے انسان کے لئے یہی آپ کی محبت ہے جو ان کو ایک لڑی میں پرو دے گی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عقلی طور پر سوچنے کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزرے ہوئے آج سے پہلے چودہ سو سال سے زائد برس گزر چکے ہیں اور آپ کی آج کل ہم سے اور تمام بنی نوع انسان سے محبت ہمیں کیسے ایک لڑی میں پرو سکتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں تھیں جنہوں نے آئندہ کام آنا تھا کیونکہ اور کوئی براہ راست ذریعہ نہیں ہے کہ آپ ہمیں اکٹھا کر سکتے۔

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد وہ کام کیا گیا جو آپ اپنی شخصی صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہوئے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ پس اس آیت کریمہ کا لازماً یہ مطلب نکلتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلاحیتیں جب خدا کی طاقتوں سے جڑ گئیں اس وقت آپ کے دل کی تمام دعائیں آئندہ کے لئے مقبول ہوئیں اور وہ عظیم الشان فریضہ جو سب دنیا کو باندھ دینے کا تھا وہ ان دعاؤں سے، ان محبت بھری دعاؤں کے نتیجے میں بالآخر پورا ہوا اور پورا ہو گا۔ پس ہم سب کے لئے اس میں کتنا گہرا سبق ہے۔ ہم نے بھی اپنے اپنے دائرے میں لوگوں کے دل باندھنے ہیں اور یہ دائرے پھیلتے پھیلتے اب ایک سو ساٹھ ممالک سے بھی اوپر جا چکے ہیں۔ یہاں بیٹھے ان سب کو ایک لڑی میں پرونا میرے جیسے عاجز انسان کے لئے تو یقیناً ناممکن ہے۔ مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اور دو باتوں پر انحصار کرتے ہوئے ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں ہماری مد ہیں اور ان دعاؤں کی ہواؤں کے رخ پر اگر ہم چلیں گے تو ضرور کامیاب ہوں گے۔ دوسرے ذاتی طور پر ہم میں سے ہر ایک جو کسی ایک دائرے کا نگران ہے، اسے اکٹھا کرنا چاہتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کے لئے دعائیں کرے اور محبت کے ساتھ دعائیں کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں محبت سے عاری نہیں تھیں۔ لنتَ کے لفظ میں یہ محبت کا مضمون داخل ہے اور رحمت کے لفظ نے اسے اور بھی اجاگر کر دیا۔

پس مجلس شوریٰ پاکستان کو خصوصاً موجودہ حالات میں اس نکتے کو یاد رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ مخالف ہوائیں بھی چل رہی ہیں، ایسی مخالف ہوائیں چل رہی ہیں جو اس مضمون کے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کرنا چاہتی ہیں........ احمدیت کے پھیلنے کے نتیجے میں بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، قدم قدم پر قربانیاں ہیں۔ واقعتہً گھر جلائے جاتے ہیں، فرضی طور پر نہیں واقعتہً گھر جلائے جاتے ہیں اور محض اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ..... کا پیغام قبول کر لیا ہے...... اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سر جھکا دیا تھا......... یہ ہے سارا جھگڑا اور اتنے مشکل حالات میں آپ کو سب نومبائعین کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے اور احمدیوں کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے۔ ایک ایسا دور آیا تھا جب احمدیوں میں انتشار شروع ہو چکا تھا یعنی میری عدم موجودگی میں ایک ایسا وقت آیا تھا اور یہ انتشار بالارادہ (مخالف) کی طرف سے اس طرح پھیلایا جا رہا تھا کہ جماعت احمدیہ کی اصل تعلیم ان تک پہنچانے کے سارے رستے بند کر چکے تھے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہزیات ان تک پہنچانے میں وہ آزاد تھے اور اس سلسلے میں ان کا ریڈیو اور ان کی ٹیلی ویژن بھی ممد و مددگار تھی۔

یہ وہ دور تھا جو میرے لئے سب دوروں سے زیادہ سخت تھا کیونکہ کوئی رستہ نہیں نکل رہا تھا کہ کس طرح احمدیوں کو سمجھائیں کہ حضرت مسیح موعود (-) اور آپ کی تعلیم کے خلاف یہ بالکل جھوٹا پروپیگنڈا ہے، اس میں ایک ذرہ بھی سچائی نہیں جو اس وقت کثرت سے خصوصاً دیہاتی جماعتوں میں کیا جا رہا تھا اور اس کے جواب میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کبھی کوئی مربی پہنچے بھی تو دیر کے بعد ایک مربی کا پہنچنا جبکہ اس کے جانے سے پہلے ہی بہت سے دل میلے ہو چکے ہوتے تھے ان لوگوں کو مربی کی بات سننے سے بھی محروم کر دیتا تھا۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک بہت ہی بھیانک دور آیا ہے ہماری تاریخ میں جس کا علاج ہمارے بس میں نہیں تھا۔ **یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اس کا جواب دیا اور گھر گھر ہماری آواز پہنچنے لگی اور دشمنوں تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور شدید مخالفین تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور اندر اندر ایک انقلاب کے رونما ہونے کی داغ بیل ڈال دی گئی۔**

.......دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں خواہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہو جس کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہو کہ چوبیس گھنٹے اس کی آواز تمام دنیا کی غلط فہمیاں دور کرنے اور (دین حق) کی سچائی کو ثابت کرنے میں ہر کونے تک پہنچے' دنیا کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہ ہو جو اس آواز سے محروم رہ جائے۔ پس یہ آپ کو سمجھانے کی خاطر ایم ٹی اے کی تفصیل بیان کی ہے مگر آپ لوگوں کے لئے اس میں جہاں ایک خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔

ایم ٹی اے کو عام کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے بہت کوشش کی کہ جس حد تک ممکن تھا انٹیناز مہیا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک کی رپورٹ کے مطابق بھاری تعداد میں جماعتوں کو وہ اینٹناز مہیا ہیں جو ایم ٹی اے کا پیغام سن سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی وہ آواز جو (امام) کی آواز براہ راست ان کو باندھنے کے لئے ممد ہو سکتی تھی وہ پہلے شاذ کے طور پر احمدی کانوں تک پہنچا کرتی تھی اور اب وہ روز بلاناغہ ہر لحہ ان تک پہنچ رہی ہے۔ **یہ اتنا عظیم الشان احسان ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں عمر بھر شکر ادا کرتے رہیں تو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔** لیکن اس کے ساتھ ہی مشکلات جو پیدا ہو رہی ہیں ان پر بھی غور کرنا ہو گا۔

جن جگہوں میں یہ آواز پہنچ رہی ہے ان میں حکمت اور دانائی کے ساتھ اس معاملے کو پھیلانا چاہئے۔ بعض لوگ کم فہمی کے نتیجے میں یا (دعوت الی اللہ) کے جوش میں زیادتی کی وجہ سے بغیر جائزہ لئے کہ کوئی شخص شریف ہے یا شریر ہے' سچا ہے یا جھوٹا ہے' سیدھا صاف ہے یا منافقت رکھتا ہے وہ اپنے شوق میں ان کو ایم ٹی اے پر دعوت دینے لگ جاتے ہیں اور بہت دفعہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص ارادۃً کھوج لگانے کی خاطر آتا ہے اور جا کر تھانوں میں رپورٹ کر دیتا ہے کہ یہ ایم ٹی اے کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ اور بعض دفعہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے فحش باتیں پھیلا رہے ہیں اور اس صورت میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ گھیراؤ کر کے آجاتے ہیں' اس جگہ پتھراؤ ہوتا ہے جہاں ایم ٹی اے دکھائی جا رہی ہے اور یہ ہدایت کا رستہ حکومت کی طرف سے جبراً بند کر دیا جاتا ہے۔ یہ کم جگہوں پر ہوتا ہے لیکن جب ہوتا ہے تو تکلیف کا موجب بنتا ہے۔ اس صورت حال کو Avoid کیا جا سکتا تھا یعنی اس صورت حال سے انصراف کر کے اپنے مقصد کو پایا جا سکتا تھا۔

تو ایک تو آپ لوگ جو میری آواز سن رہے ہیں وہ یہ بات دوسروں تک بھی پہنچائیں اور اپنی حکمت عملی کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں۔ لیکن اب میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ جب واپس جائیں تو اپنے اپنے گاؤں میں یہ بات پھیلائیں کیونکہ آپ کی واپسی سے پہلے اس لمحے ان سب گاؤں تک یہ آواز براہ راست پہنچ گئی ہے جو آپ نے مجھ سے سن کر آگے پہنچانی تھی۔ آپ کا چونکہ انتظام سے تعلق ہے اس لئے انتظامی پہلو کے لحاظ سے آپ مستعد ہو جائیں لیکن جہاں تک احمدی عوام الناس کا تعلق ہے وہ براہ راست آواز سن رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر عمل کر رہے ہیں اور کریں گے۔

دوسری بات جو اس تعلیم میں دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نرمی کا جو پہلو رسول اللہ ﷺ کے تعلق میں بیان ہوا ہے اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ (۔) جن کے لئے تیرا دل نرم ہو گیا جن کی محبت میں تو مبتلا ہو گیا ابھی ان کی تربیت نہیں ہوئی ان سے غلطیاں ہوں گی اور جب غلطیاں ہوں گی تو اس وقت ان سے نرمی کا سلوک کرنا۔ اگر سختی سے پکڑ کی گئی تو اس کے نتیجے میں یہ لوگ تجھ سے دور ہٹنے لگ جائیں گے۔ یہ جو نرمی کا سلوک ہے اور قریب کرنا ہے اس مضمون پر میں پہلے تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں کہ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آنحضور ﷺ خدا کی تعلیم کو نافذ کرنے کی خاطر ان لوگوں سے ناراض نہیں ہوتے تھے جو اس راہ میں روک بنا کرتے تھے یا منہ سے تو اقرار کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے غلام ہیں اور عملاً بعض دفعہ ایسی کوتاہیاں ہو جاتی تھیں کہ وہ غلامی کے تقاضے پورے نہیں کرتے تھے۔ تاریخ اسلام بھری پڑی ہے ایسے واقعات سے یا اگر بھری پڑی نہیں تو یہ کہنا چاہئے کہ تاریخ اسلام سے قطعیت سے ایسے واقعات ثابت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی انفرادی طور پر لوگوں سے ناراض ہوئے' صحابہ سے ناراض ہوئے' کبھی اجتماعی طور پر بڑے گروہوں سے ناراض ہوئے اور آپ کی ناراضگی میں ایک عزم پایا جاتا تھا جو دل کی نرمی کے برعکس کام کرتی تھی۔ یعنی آپ کی ناراضگی چونکہ اللہ کے لئے تھی' آپ کو ناراضگی بنانے کی خاطر خالصتہً اللہ کی مرضی پر انحصار کرنا پڑتا تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ آپ ناراض ہوں لیکن دل میں ان کے لئے درد محسوس نہ کریں۔ ناراض ہوتے تھے تو دل میں درد محسوس کرتے تھے' دل میں درد محسوس کرتے تھے تو ان کے لئے دعائیں اٹھتی تھیں۔

(پھر فرمایا) اب عفو کافی نہیں ہے جب تک ان کے لئے بار بار استغفار نہ کیا جائے۔ اب یہ عجیب مضمون ہے کہ بظاہر تو یوں لگتا ہے جیسے کرے کوئی اور بھرے کوئی یعنی گناہ کسی اور نے سرزد کیا اور معافیاں حضرت رسول اللہ مانگیں لیکن اس کے سوا آپ کی رحمت کا کوئی تصور ہی نہیں۔ سب دنیا کے گناہوں کے لئے آپ نے استغفار کیا ہے۔..... کوئی اور کفارہ گناہوں کا استغفار کے سوا ممکن نہیں ہے **کیونکہ استغفار سے گناہ جھڑتے ہیں اور گناہوں کا بوجھ اٹھانے سے گناہ جھڑتے نہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔** اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ کرو گناہ تمہارا بوجھ میں اٹھالوں گا تو اس سے اس کے گناہ جھڑ کیسے جائیں گے۔ اس کی تو حوصلہ افزائی ہو گی مزید گناہ کرنے کے لئے۔ لیکن استغفار کے نتیجے میں اگر وہ مقبول ہو جائے تو گناہوں کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ وہ مٹی کے نیچے دفنا دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا شخص پھر اس قابل ہوتا ہے کہ وہ دل کی صفائی اور نیت کی نیکی کے ساتھ قابل اعتماد ہو جائے جب یہ ہو تو پھر ان سے مشورہ کرنا ہے۔ بے ایمانوں' بددیانت لوگوں اور گندے لوگوں سے مشورے کا قرآن کریم میں کہیں بھی حکم نہیں ہے۔ اس مضمون کو آپ سمجھیں کہ آپ کو مجلس شوریٰ پر بلایا گیا ہے تو قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں بلایا گیا ہے۔

(فرمایا) پہلے ان کی صفائی کرو' ان کو پاک کرو' ان کو اس لائق بناؤ کہ وہ مشورہ دے سکیں اور جب وہ ایسے ہو جائیں تو ان کو مشورہ کے لئے بلاؤ۔ جب مشورے کے لئے بلایا جائے تو تعلقات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لنت لھم کا مضمون پیچھے نہیں رہ جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے کیونکہ جب بھی آپ کو کوئی شخص مشورے کے لئے بلائے تو آپ اپنے دل میں اس بات پر غور کر سکتے ہیں کہ اس وقت آپ اپنی اہمیت کیا سمجھ رہے ہیں۔ جب کوئی مشورے کے لئے بلاتا ہے تو آپ اپنے دل میں ایک قسم کا اعزاز پاتے ہیں کہ میرا اعزاز کیا گیا ہے اور جس کا اعزاز ہوا گر وہ اس طرح پاک وصاف ہو چکا ہو جیسے رسول اللہ ﷺ نے ان کو بنا دیا تھا تو وہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی محبت میں مبتلا ہو جاتے تھے۔

پس یہ مشورے کا نظام ہے جو ہم نے ساری دنیا میں قائم کرنا ہے اور یہی مشورے کا نظام ہے جو اس وقت مجلس شوریٰ میں نمونے کے طور پر قائم ہونا چاہئے یہ نمونہ لے کے لوگ پھیلیں کیونکہ عامۃ الناس بعض دفعہ یہ باتیں سنتے تو ہیں مگر نمونہ نہیں بن سکتے۔ شوریٰ کے نمائندگان کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں کو سمجھ کر ان میں نمونہ بنیں کیونکہ انہوں نے واپس جا کر مشورے کرنے ہیں۔ یہ ایک اور پہلو ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ مشورے صرف ایک سطح پر نہیں یعنی مرکز کی سطح پر نہیں بلکہ ہر سطح پر جہاں احمدیوں کو مشوروں کے لائق بنانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے وہاں سے نمائندوں کے چلنے سے پہلے بھی مشورے ہوئے تھے اور ہر ایسی جگہ جہاں سے نمائندے آئے ہیں وہاں ان نمائندوں کی واپسی پر بھی چھوٹی چھوٹی مجالس شوریٰ منعقد ہوں گی کیونکہ میری آواز تو اب دنیا میں سب لوگ سن رہے ہیں جو ڈش انٹینا کے ذریعے مجھ سے تعلق قائم کر چکے ہیں مگر مشاورت میں جو باتیں ہوئی ہیں وہ تو نہیں سن رہے اب۔ اس لئے میں اب جس بات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف توجہ دلا رہا ہوں وہ یہ نہیں کہ میری بات کو دوبارہ پہنچائیں۔ میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ میری بات کو سمجھ کر اپنے وجود کا حصہ بنائیں اور مجلس شوریٰ میں اس کی روشنی میں یعنی میری نصیحتوں کی روشنی میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے اسے اپنے دل کے کوزوں میں سمیٹیں اور محفوظ کریں اور واپس جاکر اپنے اپنے گاؤں یا شہروں میں اسی طرح کی مجلس شوریٰ بنائیں جیسی کہ آپ کے چلنے سے پہلے وہاں بنائی گئی تھی اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا فرد اس واپسی کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو۔ وہاں آپ ان کو سمجھائیں کہ بہت سی باتیں تھیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی گئیں لیکن حکمت سے خالی تھیں اور ان پر ان حالات میں عمل درآمد ہو ہی نہیں سکتا تھا' ان مشوروں پر عمل درآمد کا جواز کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ بہت سے ایسے مشورے ہیں جو میں دیکھ چکا ہوں' جن کے تعلق میں میں خود تفصیل سے ہدایتیں دے چکا تھا تو اب بار بار وہی مشورے اٹھا کر مجلس شوریٰ میں بھیجے جائیں یہ تو کوئی معقولیت نہیں ہے' یہ تو صرف گویا نمبر بنائے جا رہے ہیں کہ ہمیں بھی ایک اچھی بات آتی ہے وہ بھی آپ کریں۔ تو جاکر سمجھائیں ان لوگوں کو کہ جو اچھی بات آپ کو آتی ہے وہ تو سالہا سال سے (امام جماعت) کی طرف سے ہمیں کہی جارہی ہے۔ مشورہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ یہ بھی اچھی باتیں ہیں ان پر غور کریں' ان پر عمل کرنا ہے کہ نہیں۔ مشورہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ عمل نہیں ہو رہا کس طرح عمل کرنا ہے یا اب پوری طرح عمل نہیں ہو رہا اس پر پوری طرح کیسے عمل کیا جاسکتا ہے یہ پہلو ہے جس پر آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(-) جب ایک فیصلہ کن نتیجے تک پہنچیں اور جماعتی طور پر مرکز کی منظوری کے بعد یہ طے ہو جائے کہ ہم نے یہ کرنا ہے پھر عزم کے ساتھ کرنا ہے۔ عزم کا مطلب ہے ایسا ریزولیوشن' ایسا قوی ارادہ کہ جس کو ٹالا نہ جاسکے۔ اٹھنا' بیٹھنا اور برخواست ہونا ہماری مجلس شوریٰ کا کام نہیں۔ ایسی مجالس شوریٰ دیکھنی ہیں تو باہر دنیا میں نکل کے دیکھ لیں۔ ہماری مجالس شوریٰ کا کام یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں آپؐ جیسا پختہ عزم اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ وہ عزم ایسا تھا کہ ناممکن تھا کہ وہ ٹل جائے اور وجہ اس کی بیان ہو گئی (-) جس عزم میں کسی عظیم اور طاقتور ہستی پہ توکل ہو جو اس کی پشت پناہی کر رہی ہو تو وہ عزم متزلزل ہو ہی نہیں سکتا۔

بڑے بڑے عزم کرنے والے ہم نے دیکھے ہیں سیاست کی دنیا میں ان کی بے شمار مثالیں ہیں کہ فیصلے کئے کہ یہ ضرور ہوگا' یہ کرکے رہیں گے' ہو نہیں سکتا کہ نہ ہو اور دوسرے دن سیاست کی کایا پلٹ گئی اور ان کا کوئی مددگار اور کوئی معین نہیں رہا۔ ان عزائم سے ان کو لازماً پیچھے ہٹنا پڑا یا خود اپنے ہاتھوں ان عزائم کو توڑنا پڑا۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ آپؐ نے عزم کرلیا ہو اور پھر اس عزم کو ٹال دیا ہو۔ وجہ یہ ہے جو یہاں اس آیت کریمہ میں بیان ہوئی ہے (-) آپ کا عزم کسی انا کے نتیجے میں نہیں تھا۔ آپؐ کا عزم یہ ظاہر نہیں کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ بے حد مضبوط ارادے کے ہیں۔ آپؐ کا عزم یہ ظاہر کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا اللہ پر ایمان کامل ہے اور جو بھی عزم کرتے ہیں وہ اس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ اور جس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں وہ بڑا طاقتور ہے' بہت قادر ہے' ہر چیز پر قادر ہے اس لئے اس یقین کے بعد آپ کے پیچھے ہٹنے یا عزم کے متزلزل ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

یہ عزم ہم نے بھی کرنے ہیں توکل علی اللہ کی شرط کے ساتھ' اور ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا۔ اگر عزائم تقویٰ سے خالی ہوں تو توکل علی اللہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس جو فیصلہ کرنا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ کرنا ہے۔ جو مشورہ دینا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ دینا ہے۔ پھر جب اس کو اپنا لیں گے تو توکل کا مضمون شروع ہوگا اور پھر آپ کے پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال نہیں۔ ..... بڑے سخت مخالفانہ قوانین ہیں' بڑے مظالم ہیں جو آپ کی راہ روکے کھڑے ہیں اور آپ کے گھروں میں داخل ہو کر آپ پر تعدی کرتے ہیں یہ وہ بات ہے جس کا عزم سے تعلق ہے جو کچھ کوئی کر گزر سکتا ہے اس کو کہیں تم کر گزرو ہم ہرگز تمہیں جائز موقع نہیں دیں گے جیساکہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا' جائز موقع مخالفت کا نہیں دیں گے لیکن جانتے ہیں کہ تم نے ناجائز مخالفت سے باز نہیں آنا۔ پس تمہاری ناجائز مخالفت ہمارے جائز عمل کی راہ نہیں روک سکتی' ہمارے جائز عزم کی راہ نہیں روک سکتی' ہمارے توکل کو متزلزل نہیں کرسکتی۔

یہ چیز ہے جو میں بارہا سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں' پیغامات میں بھی اور تقریروں میں بھی مگر یہ ایک باریک رستہ ہے اس کے تقاضے بہت سے لوگ پورے نہیں کرسکتے۔ ان دو باتوں کے درمیان توازن رکھنا عقل اور فراست چاہتا ہے اور اس عقل اور فراست کو چاہتا ہے جو ایمان کے نتیجے میں اور تقویٰ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس تقویٰ پر نظر رکھنا' آخر اسی پر تان ٹوٹے گی۔ ساری پاکستان کی جماعتیں تقویٰ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود (-) کی توقعات کے معیار پر پوری اترنی چاہئیں اور اس پہلو سے مجلس شوریٰ کے نمائندگان جب واپس جائیں گے تو آنکھیں کھول کر دیکھیں کیونکہ اکثر آنکھیں میں نے دیکھا ہے کہ کھلتی نہیں ہیں اور غافل رہتی ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایسی جماعتیں ہیں جن میں صاحب تقویٰ اکثریت میں نہیں ہیں۔ صاحب تقویٰ کی کمی ہے اور تقویٰ کے نام پر مشورے دینے والے بے شمار مل جائیں گے یہ مصیبت ہے جو ہمارے سامنے شیر کی طرح منہ کھولے کھڑی ہے اس کے خلاف جہاد ضروری ہے اور یہ جہاد آنکھیں کھولے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "میں کس دف سے منادی کروں" میرا بھی وہی حال ہے...... مسیح موعود کی غلامی اور پیروی میں جو باتیں میں کہتا ہوں' کہتے ہوئے بعض دفعہ اپنے سامنے چہرے دیکھ رہا ہوتا ہوں اور علم ہوتا ہے کہ ان کو پوری بات نہیں سمجھ آرہی اس طرح کہ اوپر سے نصیحت گزر گئی ہے دل کو اس طرح انہوں نے جھنجھوڑا نہیں کہ دل کی آنکھیں کھل جائیں اور جب تک یہ آنکھ نہیں کھلے گی آپ کو وہ ترقیات نصیب نہیں ہو سکتیں جن کے متعلق قرآن کریم نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

پس جماعتوں کو جھنجھوڑتے رہیں' بار بار جھنجھوڑیں' صبح جھنجھوڑیں' شام کو' رات کو' جھنجھوڑتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ ان کو کہو تم اپنی روزمرہ کی زندگی میں متقی نہیں ہو' اپنے معاملات میں متقی نہیں ہو۔ جو جھگڑے چل رہے ہیں' جو دنیاداریاں ہو رہی ہیں' دین سے بے خبر ہو کر جو پیروی ہو رہی ہے دنیا کمانے کی' جو چھوٹے چھوٹے وراثت کے جھگڑے چل رہے ہیں یہ بھلا متقیوں میں بھی ہوسکتے ہیں' ناممکن ہے۔ جس قسم کے جھگڑے وہاں چلتے ہیں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر شعبے میں سے تقویٰ کو نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ احساس جو شعوری طور پر دل کو جھنجھوڑنے والا ہونا چاہئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ احساس ایک دفعہ پیدا ہو جائے تو خدا کے خوف سے جان نکلنے لگتی ہے۔ انسان اپنی زندگی پر نظرثانی کرتا ہے' اپنے روزمرہ پر نظرثانی کرتا ہے' جانتا ہے کہ اس کے دعاوی کے عین مطابق اس کے اعمال نہیں ہیں۔ کوشش تو کرتا ہے کہ اعمال دعاوی کے مطابق ہو جائیں مگر اگر وہ سچا ہے اور متقی ہے تو پہچان لے گا کہ ابھی اعمال اور دعاوی میں بہت فرق ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس کو پورے طور پر' باشعور طور پر سمجھنے کے بعد آپ کا قدم بغیر روک ٹوک کے آگے بڑھے گا۔

پاکستان سے بہت سی خبریں مل رہی ہیں' بہت زیادہ زیادتی کی جارہی ہے محض اس وجہ سے کہ احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور (-) جان نکلی ہوئی ہے اس خوف سے کہ یہ تو پھیل جائیں گے' یہ تو ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اس کو یہ غم ہے اور مجھے یہ فکر کہ جو پھیل رہے ہیں وہ سچے بھی ہیں کہ نہیں' وہ واقعۃً اس لائق ہیں کہ احمدیت کی آغوش میں آجائیں اور اگر نہیں ہیں تو ان کو سنبھالنے کے لئے ہماری جماعت کیا کوشش کر رہی ہے۔.......... (-) اب یہ ایک اتنا نمایاں امتیاز ہے کہ سارے پاکستان میں سو فیصد وضاحت کے ساتھ یہ امتیاز اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ ایک مثال اس کے برعکس آپ نہیں دیکھیں گے۔ جب بھی کسی احمدی کو توڑا ہے انہوں نے' وہ نیک نہیں ہوا' وہ بد سے بدتر ہوا اور ہر معاملے میں پوری بے حیائی اختیار کرلی' دیانت بھی گئی' امانت بھی گئی' تقویٰ' نیکی' ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے سے سلوک یہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور اس کو اتنا مزہ آیا اس چھٹی میں کہ چلو جی سارا بار اتار کے پھینک دیا' مصیبت پڑی ہوئی تھی جماعت احمدیہ میں۔ یہ کرو' یہ نہ کرو' یہ تعلیم جو تھی اس نے رستے روکے ہوئے تھے...... اور آپ دوبارہ غور کر کے سارے معاملات کو دیکھیں آپ کو یہی تصویر نظر آئے گی۔ کئی لوگ ایسے تھے جن کو میں جانتا تھا اچھے بھلے' کچھ نہ کچھ شریف ضرور تھے' جب سے احمدیت سے چھٹی کی ہے ان کے چہروں سے کراہت آنے لگ گئی ہے۔ ان کے گناہ ان کے چہروں کو کالا کر رہے ہیں۔ پس یہ تفریق اپنے پیش نظر رکھیں اور جن لوگوں کو بھی آپ احمدی بناتے ہیں ان کی احمدیت کی فکر کریں۔ ان کا گھیرا ڈالیں۔' ان کو طرح طرح سے بار بار احمدی بنا کر احمدی کر دکھائیں۔ گزشتہ ادوار میں یعنی چند سال پہلے تک بعض ایسی بیعتیں ہوئیں جن میں بیعت کنندہ نے تقویٰ سے پورا کام نہیں لیا۔ اب جب میری یہ نصیحت ان تک پہنچی کہ جو نئے احمدی ہو چکے ہیں مجھے بتاؤ کہ آیا وہ چندوں کے نظام میں بھی شامل ہیں' آیا وہ جرات سے اس نئے Census میں اپنا نام احمدی لکھوائیں گے کہ نہیں تو اس نصیحت کو بھی غلط سمجھا گیا۔ دوڑ شروع ہو گئی کہ زیادہ نو احمدیوں کے Census میں احمدی فارم بھرنے کے نتیجے میں ہماری کارگزاری کے خانے بھر جائیں گے اور یہ سمجھا جائے گا کہ واہ واہ اس شخص نے اور اس جماعت نے تو کمال کر دیا ہے' اتنے آدمیوں کو Census میں احمدی ثابت کر دیا ہے۔ بعض جگہ اس کے نتیجے میں فساد ہوئے' معصوم احمدی ردعمل کے طور پر بہت تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے۔ بعض جگہ کثرت سے ان کے گھر یا ان کی دوکانیں جلا دی گئیں۔ مجھے یہ یقین تھا کہ یہاں غلطی لازماً ہماری اپنی ہو گی۔ چنانچہ میں نے بار بار جستجو کی' مجھے ان باتوں کا جواب دو کہ وہ صاحب جن کے خانے میں احمدی لکھا گیا تھا' دو سال یا تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے کیا اس عرصے میں انہوں نے ایک آنے کا بھی چندہ دیا' کیا اس عرصے میں انہوں نے کسی احمدیہ (بیت الذکر) میں نماز ادا کی؟ پہلے تو اس جواب سے احتراز کیا جا رہا تھا مگر میں بھی' عزم کی بات ہو رہی ہے اس معاملے میں عزم رکھتا ہوں' جب تک تہہ تک نہ پہنچوں چھوڑتا ہی نہیں بات کو۔ اتنے خطوط لکھوائے کہ آخر ان کو جواب دینا پڑا' اور جواب یہ تھا کہ یہ صاحب اور ان کا خاندان جب سے احمدی ہوئے ہیں ایک آنہ بھی جماعت میں چندہ نہیں دیا' کسی (بیت الذکر) کا منہ نہیں دیکھا بلکہ احمدی چھوڑ کے غیر احمدی مسجد کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ کبھی جمعے پہ اتفاقاً چلے گئے تو چلے گئے اور جانا اتفاقاً ہی ہو مگر یہ ثابت کرتا ہے کہ احمدیت کا پیغام ہی ان کو نہیں پہنچا ہوا۔ تو اگر آپ بھرتی کی خاطر لوگوں کو پیغام دے رہے ہیں تو یہ وہ پہلی اینٹ ہے جو کج رکھی گئی اور اس پر اگر فلک تک بھی تعمیر کریں گے تو وہ ساری عمارت ٹیڑھی چلے گی۔ اس لئے اپنے دل کا تقویٰ جانچنے کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص بھی اس لئے (دعوت الی اللہ) نہ کرے کہ مجھے دکھا سکے۔ اگرچہ بعض (دعوت الی اللہ) کرنے والے اس نیت سے مجھے بتاتے ہیں کہ میری دعائیں ان کے شامل حال ہو جائیں گی مگر ان کے دل کا حال اللہ جانتا ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک وہ اس لئے مجھے بتا رہے ہیں کہ کارکردگی کے نمبر لکھے جائیں اور وہ زیادہ متقی شمار ہوں تو وہ ہرگز خدا کے رجسٹر میں متقی کے طور پر نہیں لکھے جائیں گے۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں جو احمدی بنائے گئے تھے وہ آخر آپ سے بے وفائی کریں گے۔......(۔)

ان واقعات کا مجھے ایک بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے کہ مجھے نو احمدیوں پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے کا موقع مل رہا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ننگے ہو رہے ہیں جنہوں نے نمبر بنائے تھے (دعوت الی اللہ) نہیں کی تھی۔ تو میں جو اب ہدایتیں جاری کر رہا ہوں ان کی رو سے آئندہ تمام (دعوت الی اللہ) پروگراموں میں لازم ہو گا کہ جو احمدی کامیاب (دعوت الی اللہ) کا دعویٰ کرتا ہے اس کا حال پہلے دیکھو' اس کا اپنادں کیسا ہے' اس کا اپنا عمل کیسا ہے۔ کیا وہ خود چندوں میں اور باجماعت نماز میں شمولیت میں تیز ہے۔ کئی دفعہ جواب ملے گا کہ نہیں وہ صرف (دعوت الی اللہ) کرتا ہے لیکن دوسروں کو' اپنے نفس کو (دعوت الی اللہ) نہیں کرتا۔

تو یہ سارے مسائل ہیں جو حقیقت تقویٰ سے بے خبری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ جو آیات میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں ان پر گہرے غور کے فقدان سے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

پس تمام پاکستان میں جب میں احتیاط کی نصیحت کرتا ہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ رک جائیں اس کام سے۔ جہاں کھلے بندوں بعض لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں اور احمدی ہونے کے بعد چاہے تھوڑا سا ہی کچھ نہ کچھ اپنی جیب سے چندہ دینا شروع کر دیتے ہیں' یا.. سارے لوگ جو پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے احمدی اثر کے نتیجے میں کچھ نماز کی طرف توجہ دیتے ہیں' یہ ہمارے ہیں۔ اگرچہ کامل نہیں مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا کمال کی طرف قدم اٹھ رہا ہے۔ آج نہیں تو کل ایک مقام ضرور آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ حقیقتاً متوکلین میں شمار ہوں گے جو اپنی کوششوں پر نہیں بلکہ اللہ کی رحمت پر توکل رکھتے ہیں۔ پس یہ باتیں جب میں سمجھاتا ہوں تو مشکل یہی ہے کہ بعض لوگ پوری طرح کام سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ اوہو بڑی غلطی ہو گئی ہمیں Census کی خاطر کسی سے دستخط کروانے نہیں چاہئیں۔ ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ اگر پہلی رپورٹ ٹھیک ہے کہ یہ احمدی ہیں تو پھر آپ کا پیچھے ہٹنا غلط۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو آپ علیحدہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر آپ کی رپورٹیں سچی تھیں جن پر میں اعتماد کر بیٹھا ہوں تو ان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ آپ کو Census کے وقت بھی ان نومبائعین کو احمدی ظاہر کرنا ہو گا۔ اگر نہیں کر سکتے تو جان لیں کہ آپ کی رپورٹیں غلط تھیں۔ اس لئے آپ کو اس مصیبت میں میں نے ڈال دیا ہے پھر دونوں میں سے ایک طرف آپ کو قدم رکھنا ہو گا۔ اگر دونوں طرف قدم رکھتے ہیں تو وہ سچائی کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ جہاں احمدی سچے تھے وہاں ان کا Census میں احمدیوں کے ساتھ نام لکھوانا بھی سچا ہو گا۔............

میں نے بہت سی احادیث جمع کر رکھی تھیں جو اس سلسلے میں بیان کرنی تھیں مگر یہ جو پہلا حصہ ہے اس آیت کے تعلق میں اس سے پوری فرصت ہی نہیں ملی۔ لیکن اب تبرکاً دو تین منٹ میں بعض احادیث نبویہ جن کا مجلس شوریٰ یا نظام مشاورت سے تعلق ہے وہ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے جامع الترمذی میں یہ روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحابؓ سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔ جس کا براہ راست خدا رہنما تھا اس کا یہ حال تھا کہ وہ وجود ﷺ اللہ کے اس حکم کے تابع اس کثرت سے مشورے کیا کرتا تھا کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے زیادہ مشورہ کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

تو آپ لوگ بھی اپنے مشورے کی طاقت کو بڑھائیں۔ بعض دفعہ بیاہ شادی کے موقع پر مشورے کئے جاتے ہیں لیکن اکثر اس نیت سے کہ جو دل میں ہے وہ مشورہ نہ دیا گیا تو ہم مشورہ ہی نہیں مانیں گے۔ اب مجھے تو آئے دن اس سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں کیا خیال ہے یہ بہت اچھا رشتہ ہے۔ میں کہتا ہوں میرے نزدیک تو نہایت بے ہودہ رشتہ ہے کیونکہ یہ نہ نماز پڑھتا ہے' نہ چندے دیتا ہے' نہ کسی (بیت الذکر) سے اس کا تعلق ہے۔ اگر آپ نے دین کو ہی چھوڑ دیا تو آپ کو کیسے خوشی نصیب ہو گی۔ وہ کہتے ہیں شکریہ' مشورہ مل گیا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہے اچھا رشتہ۔ تو اب بتائیں اس مشورے کا اور اس کثرت مشورہ کا کیا فائدہ۔ یہ مشورے اس ارادے سے کئے جاتے ہیں کہ اگر ہماری مرضی کا جواب ملا تو ہم مانیں گے' نہ ملا تو ہم اس مشورے کو رد کر دیں گے۔

اور آنحضرت ﷺ پر کثرت مشورہ کے دونوں پہلو اطلاق پاتے تھے۔ آپؐ لوگوں سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور لوگ آپؐ سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے پہلو میں یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جو مشورہ کرتے تھے ان کے متعلق اللہ کا حکم تھا کہ جب رسولؐ فیصلہ دے دے تو پھر تم مجاز نہیں ہو کہ اس کے خلاف ہٹ سکو۔ اب آنحضرت ﷺ کے مشورہ کے دو پہلو ہیں' ایک مشورہ دے رہے ہیں' ایک لے رہے ہیں۔ جب مشورہ دے رہے ہیں تو مشورہ لینے والا مجاز ہی نہیں ہے کہ اس سے پیچھے ہٹے اور جب مشورہ لے رہے ہیں تو آپؐ مجاز ہیں کیونکہ آپؐ سے بہتر اللہ کی رضا کو اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ دونوں جگہ یہی اصول کارفرما ہے۔ جب آپؐ مشورہ دیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے تو اس لئے اس سے ہٹنے کا احتمال ہو نہیں سکتا تھا کہ آپ ؐ کا مشورہ رضائے باری تعالیٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ جب آپ ؐ مشورہ لیتے تھے تو اس لئے آپ کو اس کو قبول نہ کرنے کا اختیار تھا کہ جب وہ رضائے باری تعالیٰ کے کسی پہلو سے بھی خلاف ہو آپ ؐ سے بہتر کوئی اس کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ پس یہ نظام شوریٰ جو آنحضرت ﷺ کے گرد گھومتا ہے اس کے سارے پہلوؤں کو بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے' ناممکن ہے۔ یہ دیکھ لیں اتنا بڑا تھدّا۔ رسول اللہ ﷺ کے مختلف احکامات جو مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال رہے ہیں ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ تو ابھی بہت سی شورائیں باقی ہیں جن میں میں نے خطاب کرنا ہے کبھی یہاں سے' کبھی دوسرے ملکوں میں جا کر تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اب یہ سنبھال لیں اور آئندہ اس کو الگ رکھیں' لکھ دیں کہ یہ حدیث ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی۔ (اللہ نے چاہا تو باقی باتیں پھر ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ (۔) احمدیت بڑھتی رہے اور پھولتی رہے اور پھلتی رہے لیکن تقویٰ کی راہیں اختیار کر کے' تقویٰ سے ہٹی ہوئی راہوں پر نہیں۔

حضرت صاحب نے خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا یہ جو سردیوں کے اوقات ہیں ان کے لحاظ سے اس دور کا یہ آخری جمعہ ہے۔ ہفتے اور اتوار کی رات کے درمیان گھڑیاں بدل جائیں گی اور اس وقت جمعہ کے اوقات بھی بدلیں گے عصر کے اوقات بھی بدلیں گے اور نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ اس لئے جن لوگوں نے دیکھا ہے ہمیں نمازیں جمع کرتے ہوئے ان کو احساس کرنا چاہئے کہ یہ محض وقت کی مجبوری تھی جس کا صرف جمعہ سے تعلق تھا۔ روزمرہ ظہر کی نماز کو عصر سے نہیں جمع کیا جاتا۔ لیکن بعض ناواقف لوگ' بعض بچے' بعض جن کو مزہ بہت آتا ہے جمع میں' وہ کہیں غلط استنباط نہ کر بیٹھیں اس لئے آج کے بعد جتنے بھی جمعے ہوں گے Summer Time میں یعنی گرمیوں کے وقت میں وہ اپنے وقت پر پڑھے جائیں گے اور عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی۔ اس بات سے متنبہ رہیں۔

از قلم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حُسنِ سلوک

عورتوں سے حسن سلوک کا آپ ؐ خاص خیال رکھتے تھے آپ ؐ نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے ورثہ کے حق کو قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکوں اور لڑکیوں کو باپ اور ماں کے ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ماؤں اور بیویوں کو بیٹیوں اور خاوندوں کے ورثہ میں حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض صورتوں میں بہنوں کو بھی بھائیوں کے ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے۔ اسی طرح آپ ؐ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے خاوند کو حق نہیں کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کر سکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔ عورتوں سے حسن سلوک میں آپ ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ عرب کے لوگ جو اس بات کے عادی نہ تھے ان کو یہ بات دیکھ کر ٹھوکر لگتی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بعض دفعہ میری باتوں میں دخل دیتی تو میں اس کو ڈانٹا کرتا تھا اور کہا کرتا کہ عرب کے لوگوں نے کبھی عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا کہ وہ مردوں کو ان کے کاموں میں مشورہ دیں۔ اس پر میری بیوی کہا کرتی کہ جاؤ جاؤ' محمد رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ان کو مشورہ دیتی ہیں اور آپ ان کو کبھی نہیں روکتے تو تم ایسا کیوں کہتے ہو' اس پر میں اسے کہا کرتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو رسول کریم ﷺ کی بہت لاڈلی ہے اس کا ذکر نہ کرو' باقی رہی تمہاری بیٹی سو اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اپنی گستاخی کی سزا کسی دن پائے گی۔ ایک دفعہ جب کسی بات سے ناراض ہو کر رسول کریم ﷺ نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ دن آپ ؐ گھر سے باہر رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور مجھے اس کی خبر ملی' تو میں نے کہا دیکھو جو میں کہتا تھا وہی ہو گیا۔ میں اپنی بیٹی حفصہ ؓ کے گھر میں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حفصہ ؓ کیا ہوا' کیا رسول کریم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے کسی بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے گھر میں نہیں آئیں گے۔ حضرت عمر ؓ کہتے ہیں میں نے کہا حفصہ ؓ میں تجھے پہلے نہیں سمجھایا کرتا تھا کہ تو عائشہ ؓ کی نقلیں کرتی ہے حالانکہ عائشہ ؓ تو رسول کریم ﷺ کو خاص طور پر پیاری ہے۔ دیکھ آخر تو نے وہی مصیبت سہیڑ لی جس کا مجھے خوف تھا یہ کہہ کر میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ رسول کریم ﷺ ایک کھردری چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ؐ کے جسم پر کرتہ نہ تھا۔ اور آپ ؐ کے سینہ اور کمر پر چٹائی کے داغ لگے ہوئے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قیصر و کسریٰ کہاں مستحق ہیں اس بات کے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی نعمتیں ملیں مگر وہ تو کس آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کے رسول ؐ کو یہ تکلیف ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ عمر ؓ یہ درست نہیں اس قسم کی زندگیاں خدا کے رسولوں کی نہیں ہوتیں یہ دنیا دار بادشاہوں کا شغل ہے۔ پھر میں نے آپ ؐ کو سارا واقعہ سنایا جو میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ گزرا تھا رسول کریم ﷺ میری باتیں سن کر ہنس پڑے اور فرمایا عمر ؓ یہ بات درست نہیں کہ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے تو صرف ایک مصلحت کی خاطر کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ الحال زوجھا)

عورتوں کے جذبات کا آپ ؐ کو اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ نماز میں آپ ؐ کو ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تو آپ نے نماز جلدی جلدی پڑھا کر ختم کر دی پھر فرمایا ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تھی' میں نے کہا اس کی ماں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی۔ چنانچہ میں نے نماز جلد ختم کر دی تاکہ ماں اپنے بچہ کی خبرگیری کر سکے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی)۔

جب آپ ؐ ایسے سفر پر جاتے جس میں عورتیں بھی ساتھ ہوتیں تو ہمیشہ آہستگی سے چلنے کا حکم دیتے۔ ایک دفعہ ایسے ہی موقعہ پر جبکہ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں اور اونٹوں کی نکیلیں اٹھالیں۔ آپ ؐ نے فرمایا رفقا بالقواریر ارے کیا کرتے ہو عورتیں بھی ساتھ ہیں اگر تم اس طرح اونٹ دوڑاؤ گے تو شیشے چکنا چور ہو جائیں گے۔

(بخاری کتاب الادب)

ایک دفعہ جنگ کے میدان میں کسی گڑبڑ کی وجہ سے سواریاں بدک گئیں۔ رسول کریم ﷺ بھی گھوڑے سے گر گئے اور بعض مستورات بھی گر گئیں۔ ایک صحابی جن کا اونٹ رسول کریم ﷺ کے پیچھے تھا۔ رسول کریم ﷺ کو گرتے ہوئے دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور کود کر یہ کہتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی طرف دوڑے "یارسول اللہ میں مرجاؤں اور آپ بچے رہیں۔" رسول کریم ﷺ کے پاؤں رکاب میں الجھے ہوئے تھے آپ ؐ نے جلدی جلدی اپنے آپ کو آزاد کیا اور اس صحابی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ" جب رسول کریم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ ؐ نے اس وقت سب مسلمانوں کو جمع کر کے جو وصیتیں کیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ میں تم کو اپنی آخری وصیت یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہنا۔ آپ ؐ اکثر فرمایا کرتے تھے جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو تعلیم دلائے اور ان کی اچھی تربیت کرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

(ترمذی جلد 2 ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات)

عربوں میں رواج تھا کہ اگر عورتوں سے کوئی غلطی ہو جاتی تو انہیں مار پیٹ لیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ ؐ نے فرمایا۔ عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں۔ ان کو مت مارا کرو۔

معاویہ بن حیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا۔ یارسول اللہ بیوی کا حق ہم پر کیا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا جو خدا تمہیں کھانے کے لئے دے وہ اسے کھلاؤ۔ اور جو خدا تمہیں پہننے کے لئے دے وہ اسے پہناؤ۔ اور اس کو تھپڑ نہ مارو اور گالیاں نہ دو اور اسے گھر سے نہ نکالو۔

(ابوداؤد)

آپ ؐ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ آپ ؐ ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کے لئے جاتے ہیں انہیں جلدی گھر واپس آنا چاہئے تاکہ ان کے بال بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ان ضرورتوں کو پورا کر لے جس کے لئے اسے سفر کرنا پڑا تھا تو اسے چاہئے اپنے رشتہ داروں کا خیال کر کے جلدی واپس آئے۔ (بخاری و مسلم)

آپ ؐ کا اپنا طریق یہ تھا۔ کہ جب سفر سے واپس آتے تھے تو دن کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے۔ اگر رات آجاتی تھی' تو شہر کے باہر ہی ڈیرہ ڈال دیتے تھے اور صبح کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے اصحاب ؓ کو منع فرماتے تھے۔ کہ اس طرح اچانک گھر میں آکر اپنے اہل عیال کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم) اس میں آپ ؐ کے مدنظر یہ حکمت تھی کہ عورت اور مرد کے تعلقات جذباتی ہوتے ہیں مرد کی غیر حاضری میں اگر عورت نے اپنے لباس اور جسم کی صفائی کا پورا خیال نہ رکھا ہو اور خاوند اچانک گھر میں آ داخل ہو تو ڈر ہوتا ہے کہ وہ محبت کے جذبات جو مرد عورت کے درمیان ہوتے ہیں ان کو کوئی ٹھیس نہ لگ جائے پس آپ ؐ نے ہدایات فرما دی کہ انسان جب بھی سفر سے واپس آئے۔ دن کے وقت گھر میں داخل ہو۔ اور بیوی بچوں کو پہلے خبر دے کر داخل ہو تاکہ وہ اس کے استقبال کے لئے پوری طرح تیاری کر لیں۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 255 تا 257)

(مرسلہ ملک احسان اللہ)

☆......☆......☆......☆

پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
—— نبیوں کا سردار ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 8- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ-
1-00 رات- درس القرآن 97-2-1
2-20 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
2-55 رات- چینی زبان سیکھئے-
3-30 رات- ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ڈاکومنٹری-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ-
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-55 صبح- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ-
11-10 دوپہر- درس القرآن- 97-2-1
12-40 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-20 دوپہر- اردو کلاس-
3-30 دوپہر- سپورٹس- والی بال فائنل 1997ء-
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
7-05 شام- ہومیوپیتھی کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- اردو کلاس-
10-45 رات- بچوں کی کلاس- بیلجیئم میں-

☆......☆......☆......☆

منگل 9- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-10 رات- روحانی خزائن-
1-40 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیدہ صبیحہ بیگم کے متعلق گفتگو-
2-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
3-20 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- سپورٹس والی بال فائنل 1997ء
6-50 صبح- اردو کلاس-
7-15 صبح- چلڈرنز کارنر بچوں کی کلاس بیلجیئم میں-
8-10 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-40 صبح- ایک مختصر ڈاکومنٹری-
8-55 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 96-11-8
12-15 دوپہر- روحانی خزائن-
12-50 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-55 دوپہر- اردو کلاس-
2-20 دوپہر- چلڈرنز کارنر- بچوں کی کلاس- بیلجیئم میں-
3-15 دوپہر- طبی معاملات-
4-35 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

معلم کی فوری ضرورت

○ کلام الٰہی ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے لئے فوری طور پر ایک معلم کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے صدر جماعت کی سفارش سے درخواست فوراً بھجوادی جائے اور 13- جون بروز ہفتہ صبح دس بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں (ریٹائرڈ ٹیچر بھی درخواست دے سکتے ہیں)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے آپ کا
شوروم
نیو الرّحیم جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس (92 - 21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 6: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

8جون غروب آفتاب	7-15
9جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج شارٹ رینج میزائل کا تجربہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جس سے جنوب مشرقی ایشیا میں تخفیف اسلحہ کے عمل کو شدید دھچکا لگے گا۔ کشیدگی بڑھ جائے گی۔

پونچھ سیکٹر میں بھارتی فوج کی بلا اشتعال فائرنگ سے ایک خاتون شہید ہو گئی ہے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی گنیں خاموش ہو گئیں۔

امریکی خفیہ اداروں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی افواج پوری تیاری کے ساتھ آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ ایٹمی جنگ کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ کنٹرول لائن پر اڑھائی لاکھ پاکستانی اور ساڑھے چار لاکھ بھارتی فوجیں تیار کھڑی ہیں۔ کنٹرول لائن کے قریب ایئر بیسز پر جنگی طیارے چوکس کھڑے ہیں۔ امریکہ کے ممتاز اخبار "واشنگٹن پوسٹ" نے لکھا ہے کہ چند ہفتوں میں جنگ دونوں ملک جلا کر راکھ کر دے گی۔ بھارت اپنی مزید فوج کو کشمیر بلائے گا۔ مگر پاکستان پہلے ہی ایٹمی حملہ کر گزرے گا۔ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کتنے لاکھ افراد مارے جائیں گے۔

پانچ بڑی ایٹمی طاقتوں نے پاکستان اور بھارت کو ایٹمی کلب میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ دونوں ممالک مزید تجربے نہ کریں۔ نہ ایٹمی ہتھیار نصب کئے جائیں مسئلہ کشمیر مذاکرات سے حل کیا جائے۔ ایٹمی ٹیکنالوجی فروخت نہ کی جائے۔ کوئی "عرب بم" نہیں بننا چاہئے بھارت نے کہا ہے کہ "بڑے" ہم دونوں کو ایٹمی قوت تسلیم کریں۔

امریکی وزیر خارجہ البرائٹ نے کہا ہے کہ بھارت کو کبھی سلامتی کونسل کا رکن نہیں بننے دیں گے۔ پاکستان اور بھارت پر پابندیاں ایٹمی بحران کے حل تک برقرار رہیں گی۔

بھارتی وزیر خارجہ جارج فرنینڈس نے کہا ہے کہ امریکہ کو اپنے معاملات کو دیکھنا چاہئے۔ پاکستان اور بھارت اپنے معاملات خود دیکھ سکتے ہیں۔ پاکستان ایک خود مختار ملک ہے۔ اس نے اپنی سلامتی کے لیے ہتھیار نصب کیے ہیں تو اس کا اپنا معاملہ ہے۔ اس پر حملے کا نہیں سوچا۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پابندیوں سے عام آدمی متاثر نہیں ہو گا۔ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں نواز شریف کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور وفاقی وزراء نے تنخواہیں نہ لینے کا اعلان کیا۔ سرکاری ارکان میڈیکل الاؤنس سے بھی دستبردار ہو گئے۔ ہر وزیر صرف ایک گاڑی استعمال کرے گا۔ وزیراعظم نے پارلیمانی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم کو نئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے عوامی نمائندوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اخراجات میں کٹوتی صرف ایک سال کے لئے ہے حالات بہتر ہو گئے تو رعائتیں دیں گے۔

صوبائی اسمبلی کے اراکین کی طرف سے تنخواہیں اور مراعات نہ لینے سے سالانہ 5 کروڑ روپے کی بچت ہو گی۔

لاہور کے مبارک سینما میں بم پھٹنے سے 3 افراد ہلاک ہو گئے۔ جسموں کے پرخچے اڑ گئے۔ دو زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ دھماکہ کے بعد بس اڈوں، سٹیشن، ایئر پورٹ اور دیگر مقامات پر نگرانی سخت کر دی گئی۔

کراچی میں میں فائرنگ کے واقعات میں مزید 5 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کورنگی کے علاقے میں 4 افراد کی نعشیں ملی تھیں۔ جنہیں تشدد کے بعد فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ 28 مئی ہماری قومی سلامتی کا اہم دن ہے۔ ملک کے بہتر مستقبل کے لئے وزیراعظم نے خود انحصاری فنڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں دل کھول کر عطیات دیں۔ یہ عطیات اسٹیٹ بنک۔ نیشنل بنک۔ حبیب بنک۔ یونائیٹڈ بنک۔ مسلم کمرشل بنک اور الائیڈ بنک کی تمام ملکی اور غیر ملکی شاخوں میں جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

اقتصادی پابندیوں پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ پاکستان کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک نے 450 ملین ڈالر کا قرضہ روک لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل نے کہا ہے کہ میں وزارت اعلیٰ سے نہ استعفیٰ دوں گا اور نہ اسمبلی توڑنے کے لئے گورنر کو مشورہ دوں گا۔

قومی اسمبلی میں بم دھماکوں پر مبارکباد کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ جبکہ پیپلز پارٹی نے واک آؤٹ کیا۔

پاکستان بار کونسل لاہور نے کہا ہے کہ ملک کا عدالتی نظام تباہی کے دہانے پہنچ گیا ہے۔ عدلیہ میں اقربا پروری اور نااہلی ہے۔ تمام جج کوڈ آف کنڈکٹ کے خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ وزارت قانون نے وکلاء تنظیموں کی تجاویز پر کبھی توجہ نہیں دی۔ وکلاء ہڑتال کے لئے تیار ہو جائیں۔

"حب کو" پرائیویٹ پاور کمپنی کی اپیل منظور کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے واپڈا کو حکم دیا ہے کہ دگنی قیمت پر بجلی خریدے۔ سپریم کورٹ نے ڈیڑھ روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی خریدنے کا ہائی کورٹ کا حکم معطل کر دیا ہے۔

ربوہ میں 5'6 جون کی درمیانی شب ساڑھے آٹھ بجے کے بعد آندھی آئی۔ اس دوران بارش کے چھینٹے بھی پڑے موسم ٹھنڈا ہو گیا۔ گیارہ بجے کے قریب پھر گرم ہوا چلنی شروع ہوئی اور یکایک حبس ہو گیا۔ رات بارہ بجے کے بعد دوبارہ ہوا چلنی شروع ہوئی۔ بجلی کی رو آندھی کے ساتھ ہی منقطع ہو گئی مگر آندھی تو گھنٹہ بھر رہی جبکہ بجلی سوا ایک بجے رات آئی۔ اس طرح سے بجلی چار پانچ گھنٹے گئی رہی۔ اور بعض محلوں میں صبح تک بجلی نہیں آئی۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
ایم اے
پروفیسر سعید اللہ خان ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔
Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
ہمارے ہاں جرمن سیل و کھلی ادویات نیز پاکستانی ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات بارعائت دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک۔ گولیاں ڈراپر۔ ڈبیاں و شیشیاں اور ہومیوپیتھک کتب خریدیں 117 ادویات کا بکس بھی دستیاب ہے
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر 213133

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے ریٹ مناسب۔ کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

ہیٹ سٹروک سے بچیئے
گرمی اور لو میں ہیٹ سٹروک کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ SUMMER TONIC کا بروقت استعمال لو لگنے سے بچاتا ہے۔ اور ہیٹ سٹروک کا علاج بھی ہے۔ قیمت-/20 روپے۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گول بازار ربوہ فون 213156/771

بہترین موقع
ہم نے کل بیع
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES
786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان 0300-471793

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

پتہ بیرون

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول لیکن اب یہ قلعی دور نہیں آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
پنجاب کلب کلب بلاک کے فون 211212 PP
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ T 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ T 211225
• احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ T 211006